اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۰ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۰۶

حکام کی طرف سے مظلوم کی دادرسی کی بجائے ظالم کی حوصلہ افزائی کا افسوسناک واقعہ

چند سال ہوئے۔ احرار نے بعض مقامات پر احمدی مُردوں کی تدفین میں روکاوٹیں پیدا کرنے کی جو کمینہ شرارت شروع کی تھی۔ حال ہی میں بٹالہ میں پھر اس کا اعادہ کیا گیا۔ جبکہ ایک معصوم بچی کو اس کے خاندانی قبرستان میں دفنانے میں شدید روکاوٹیں پیدا کی گئیں۔ اور حکومت کے مقامی افسر احمدیوں کا یہ مسلمہ حق ان کو دلانے میں نہایت شرمناک طور پر ناکام رہے۔ چند ایک شر انگیز اور کمینہ فطرت غنڈوں کے مقابل میں ذمہ وار افسروں کا اس قسم کا بزدلانہ اور کمزور رویہ اپنے فرائضِ منصبی اور پبلک حقوق کے ساتھ صریحاً ناانصافی ہے۔ کیونکہ اس کا اثر امن پسند اور شریف طینت لوگوں پر سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ حکام کی عدل و انصاف کے متعلق روایات اب قصہ پارینہ کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔ اور جو لوگ کمزور اور قلیل التعداد ہیں۔ یا قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا جائز نہیں سمجھتے انہیں اپنے حقوق حاصل کرنے سے ہاتھ دھو بیٹھنا چاہیئے۔ اور سمجھ لینا چاہیئے کہ حکومت کے قوانین و آئین کی پابندی امن پسندی اور سلامت روی بعض حکام کی وجہ سے ان کے کسی کام نہیں آسکتی۔ ان کے جائز حقوق ان کو نہیں دلوا سکتی۔ وُہ حقوق کتنے ہی معقول اور مسلّم کیوں نہ ہوں۔ اگر آپ امن پسند ہیں۔ قانون کے پابند ہیں۔ حکومت کے لیئے خطرہ کا باعث نہ کبھی ثابت ہوئے ہیں اور نہ ایسا ثابت ہونے کی دھمکی دینا چاہتے ہیں تو ایسے حکام موجود ہیں جنہیں آپ کے حقوق کی کوئی پرواہ نہیں ؛

غرض ان افسروں نے اپنے طرزِ عمل سے پبلک پر اس حقیقت کا انکشاف کر دیا ہے۔ کہ کم سے کم بٹالہ میں وُہ بے بس ہیں۔ لاچار محض ہیں۔ یہاں غنڈوں اور شورش پسندوں کا راج ہے۔ اور حکومت کم از کم احمدیوں کو ان کا جائز حق نہیں دلا سکتی۔ جب تک فتنہ انگیز لوگ اس کے لیئے رضامند نہ ہوں۔ اور اس طرح اس فتنہ و شرارت کا سر کچلنے کی بجائے اس کو تقویت پہونچائی گئی ہے۔ اور کمزوروں کو بالواسطہ مجبور کر دیا ہے۔ اگر وہ اپنی خیر چاہتے ہیں۔ اور اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کے خواہاں ہیں۔ گندی سے گندی گالیوں کی تاب نہیں لا سکتے۔ اگر اپنے مردوں کی ذلت و رسوائی نہیں چاہتے۔ تو اس خیال کو دل سے نکال کر کہ حکام ان کے حقوق ان کو دلا سکینگے۔ اشرار کے مطیع و فرمانبردار بن جائیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جو افسر اپنی کمزوری سے پبلک اور شریف و پابندِ قانون پبلک کے قلوب میں اس قسم کے خیالات پیدا کرتے ہیں۔ وہ حکومت کے وقار کو تباہ کرنے والے اور اس کے رعب کو خاک میں ملانے والے ہیں۔ جب حکومت عام قبرستانوں میں احمدی مُردوں کے دفن ہونے کے حق کو تسلیم کر چکی ہے اور اس میں رکاوٹ پیدا کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کر کے ان کو سزائیں دے چکی ہے تو پھر بٹالہ میں حکام کا اس قسم کی کمزور پالیسی کا اظہار نہایت ہی نامناسب ہے۔ ذمہ وار افسروں کا فرض تھا۔ کہ قانون شکن لوگوں کے سامنے جھکنے کی بجائے ان سے قانون کی پابندی کراتے اور احمدیوں کو ان کا جائز اور مسلّم حق دلاتے۔

اس موقعہ پر احرار نے جو شر انگیز رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ خلافِ قانون ہونے کے علاوہ خلافِ عقل اور حد درجہ مضحکہ خیز بھی ہے۔ اگر وُہ اپنے مُردوں کی قبروں کے پاس کسی احمدی کی قبر دیکھنا گوارا نہیں کر سکتے تو انہیں احمدیوں کے ساتھ دُنیا میں رہنا بھی نہیں چاہیئے۔ بٹالہ ہی میں احمدیوں کے مکانات کے پاس احراریوں کے مکانات ہیں۔ اگر وُہ زندگی میں یہ قرب گوارا کر سکتے ہیں۔ اگر جیتے جی وہ احمدیوں کے ساتھ ایک ہی شہر ایک ہی گاؤں۔ ایک ہی محلہ بلکہ دیوار بہ دیوار رہنا گوارا کر سکتے ہیں تو ایک قبرستان میں دفن ہونا کیوں ناگوار ہے اگر ان کے نزدیک احمدی عقائد و اعمال کے لحاظ سے نعوذ باللہ ایسے ہیں کہ ان کا قرب احرار کے لیئے باعثِ نقصان ہے۔ تو یہ نقصان تو زندگی میں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ زندگی میں انسان ایک دوسرے کے خیالات سے متاثر ہوتا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ احمدیوں سے میل جول رکھنے اور ان کے قریب رہنے والے آخر ان کے ہم خیال ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے اگر احراری ان شہروں اور دیہات کو خالی کر جائیں۔ جہاں احمدی آباد ہیں تو یہ بات تو کسی حد تک معقول سمجھی جا سکتی ہے اور خیال کیا جا سکتا ہے کہ وُہ اپنے ایمان کی قدر و قیمت اپنے وطن اور دنیوی جائداد وغیرہ سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ لیکن زندگی میں تو احمدیوں کے

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ مئی ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج سر درد کی تکلیف رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ‪:‬

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ ضعف ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ‪:‬

تبلیغی رپورٹ از جماعت احمدیہ اجمیر

یہ رپورٹ نہایت باقاعدہ طور پر موصول ہوئی ہے۔ اس جماعت میں انصار اللہ کام کرتے ہیں۔ جنہوں نے ماہ زیر رپورٹ میں اپنا جلسہ کیا۔ اور جلسہ کا اہم مضمون صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھا۔ بارہ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ تین کتابیں اپنے طور پر پڑھنے کے لئے تقسیم کی گئیں۔ مرکز سے آئے ہوئے ۴۶ اشتہارات غیر احمدی احباب و اہل ہنود اصحاب میں تقسیم کئے گئے۔ اس جماعت کے زیر تبلیغ افراد کی تعداد ۴۹ ہے۔ الحمد للہ کہ جب کام کیا تو اللہ تعالے کے فضل کی راہ بھی ایک صاحب پر کھل گئی کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل بیعت ہوئے۔ اس جماعت کا چندہ نشر و اشاعت بھی ۸ رماہوار ہے۔

سیکرٹری صاحبان تبلیغ سے استدعا ہے۔ کہ وہ اپنی رپورٹیں جلد ارسال فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

قادیان آنے جانے والوں کے لئے ریلوے کیطرف سے مزید سہولتیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے تیسرے درجہ کے مسافروں کے آرام و سہولت کے لئے ۱۵ مئی سے ڈیزل ریل کار جاری کرنے کا جو اعلان حال میں کیا ہے۔ اس کے رو سے قادیان آنے اور یہاں سے جانے والی ڈیزل ریل کار اور گاڑی کے اوقات حسب ذیل ہونگے ‪:‬

قادیان آنے والی ریل کاریں اور گاڑی

ریل کار	امرتسر سے روانگی	۴-۳۵	قادیان آمد	۵-۵۲
” ”	بٹالہ ”	۶-۴۴	” ”	۷-۸
” ”	امرتسر ”	۹-۱۵	” ”	۱۰-۳۵
” ”	بٹالہ ”	۱۴-۴۵	” ”	۱۵-۱۰
” ”	” ”	۱۶-۲۵	” ”	۱۶-۵۱
” ”	امرتسر ”	۱۹-۱۵	” ”	۲۰-۴۰
گاڑی	امرتسر ”	۱۰-۴	” ”	۱۱-۴۲

قادیان سے جانیوالی ریل کاریں اور گاڑی

ریل کار	قادیان سے روانگی	۶-۳	بٹالہ آمد	۶-۲۷
” ”	” ”	۷-۱۸	امرتسر آمد	۸-۴۸
” ”	” ”	۱۰-۴۵	بٹالہ آمد	۱۱-۹
” ”	” ”	۱۵-۲۵	” ”	۱۵-۵۱
” ”	” ”	۱۷-۵	لاہور آمد	۱۹-۵۰
” ”	” ”	۲۰-۵۰	امرتسر آمد	۲۲-۰
گاڑی	” ”	۱۲-۳۰	” ”	۱۴-۰

[illegible] ریل کاروں اور گاڑی [illegible] قادیان آنے جانے والوں کو [illegible] سہولت حاصل ہوگی

”الفضل“ کے خلاف احرار کا مقدمہ

”الفضل“ کے خلاف مولوی عنائت اللہ احراری نے زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ہتک عزت کا جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے وہ ۹ مئی کو مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی عدالت میں پیش ہوا۔ اور ایڈیٹر و پرنٹر کے بیانات لئے گئے۔ ایڈیٹر نے بیان کیا۔ کہ ۱۳ اکتوبر کے ”الفضل“ میں جو مضمون چھاپا گیا ہے۔ اور جس میں مولوی عنائت اللہ کا ذکر ہے۔ اس کی غرض مولوی عنائت اللہ کی شہرت کو نقصان پہونچانا نہیں تھا۔ بلکہ اس کے خطبہ کے متعلق رپورٹ کی بنا پر لکھا گیا تھا۔ اور اس کی اس تقریر پر نیک نیتی کے ساتھ رائے زنی کی گئی تھی۔ جو اس نے ۶ اکتوبر کو جمعہ کے خطبہ کے طور پر کی تھی۔

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی نے بھی یہی بیان دیا۔ البتہ ان کے بیان میں یہ اضافہ تھا۔ کہ ”الفضل“ میں اس مضمون کے چھپنے کا مجھے کوئی علم نہ تھا۔ اور یہ کہ میں ان دنوں بیمار تھا۔

عدالت نے ایڈیٹر اور پرنٹر دونوں پر فرد جرم لگا دیا۔ اور گواہان استغاثہ پر مکرر جرح کے لئے ۱۹ مئی مقرر کی ‪:‬

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ

۱۳ مئی بروز ہفتہ

وقت	مضمون	مقرر
۸ بجے شام سے ۸½ بجے تک	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۸½ ” ” ۹½ ” ”	فضائل و محاسن اسلام	جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری
۹½ ” ” ۱۰½ ” ”	اتحاد بین المسلمین	الحاج جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے
۱۰½ ” ” ۱۱½ ” ”	جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات	” مولوی عبد الرحیم صاحب نیر

۱۴ مئی بروز اتوار

وقت	مضمون	مقرر
۷¾ بجے صبح سے ۸ بجے تک	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۸ ” ” ۹ ” ”	مسلمانوں کی ترقی کے راز	جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء
۹ ” ” ۱۰ ” ”	شان محمدیت	حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۱۰ ” ” ۱۱ ” ”	صداقت احمدیت کی عالمگیر مقبولیت	جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
۴ ” شام ” ۴¼ ” ”	تلاوت و نظم	
۴¼ ” ” ۵¼ ” ”	شان خلافت حقہ	جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم
۵¼ ” ” ۶¼ ” ”	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت	حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۶¼ ” ” ۷¼ ” ”	صداقت حضرت مسیح موعودؑ	جناب مولوی ابو العطاء صاحب
۷½ ” ” ۸¾ ” ”	تلاوت و نظم	
۸¾ ” ” ۱۰½ ” ”	احمدیت یا حقیقی اسلام	جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم
۱۰½ ” ” ۱۱½ ” ”	خیر الامت کا حقیقی مقام	حضرت مولوی راجیکی صاحب

خاکسار سیکرٹری تبلیغ

سُورج اور چاند کے گرہن کی حقیقت

از حضرت سید محمد اسحاق صاحب

قادیان میں تین اور چار مئی ۱۹۳۹ء کی درمیانی شب کو شام کے بعد چاند گرہن ہوا۔ اس موقعہ پر جب مجھے اطلاع ہوئی۔ میں اسی وقت مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ اور دارالشیوخ کے طلبہ کو مسجد اقصےٰ میں لے گیا۔ راستہ میں جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مل گئے۔ انہیں بھی ہمراہ لیا۔ اور ہم نے دو رکعت نماز چاند گرہن کی ادا کی۔ چونکہ خان صاحب موصوف کو خدا کے فضل سے قرآن مجید کا بیشتر حصہ حفظ ہے۔ اس لئے انہوں نے امامت کرائی۔ اس نماز کی ہر رکعت میں دو دو رکوع ہوتے ہیں۔ اور طریق اس نماز کا یہ ہے۔ کہ امام نماز شروع کرکے پہلے جیسا کہ ہر نماز میں دستور ہے۔ سورہ فاتحہ پڑھتا ہے۔ اور پھر کسی اور جگہ سے نہایت دیر تک قرأت پڑھتا ہے۔ پھر رکوع کرتا ہے۔ اور قریباً قریباً اسی قدر عرصہ رکوع میں گزارتا ہے۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر ہاتھ باندھ کر پھر قرأت شروع کر دیتا ہے۔ ہاں اس دفعہ سورہ فاتحہ نہ پڑھے گا۔ یہ قرأت بھی کافی دیر تک پڑھی جاتی ہے البتہ پہلی قرأت سے قدرے کم ہوتی ہے۔ پھر امام دوبارہ رکوع میں جاتا ہے۔ اور یہ رکوع بھی نہایت لمبا ہوتا ہے۔ مگر پہلے رکوع سے قدرے کم۔ پھر سر اٹھا کر امام کھڑا ہو جاتا ہے اور تسبیح و تحمید اور دعا میں خاموشی سے دیر تک کھڑا رہتا ہے۔ مگر یہ کھڑا ہونا دوسرے رکوع سے کم ہوتا ہے۔ پھر امام سجدہ میں جاتا ہے۔ اور بہت لمبا سجدہ کرتا ہے۔ اور مطابق عام نمازوں کے ایک رکعت میں دو ہی سجدے کرتا ہے۔ مگر بہت لمبے لمبے پھر دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر دوسری رکعت میں کھڑا ہوتا ہے۔ اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی دو لمبے رکوع اور قرأت والی ہوتی ہے مگر پہلی رکعت کے مقابلہ میں قدرے ہلکی۔ پھر التحیات بیٹھ کر امام سلام پھیر دیتا ہے۔ اور اس طرح دو رکعتوں میں چار رکوع۔ اور چار سجدے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بخاری اور تمام صحاح سے ثابت ہیں۔ ہاں فقہ حنفیہ میں اس نماز کی ہر رکعت میں صرف ایک ایک رکوع لکھا ہے مگر یہ حنفیہ فقہا کی صریح غلطی ہے۔ یا یہ کہ ان تک صحیح احادیث نہیں پہونچیں۔ یہ نماز جہری نماز ہے۔ اور جمعہ کی طرح اونچی آواز سے قرأت پڑھنی چاہیئے۔

غرض جب ہم نماز ادا کر چکے۔ تو میں نے اُٹھ کر اس نماز کی حکمت بیان کی۔ جو یہ ہے۔ کہ احادیث میں لکھا ہے۔ کہ جس روز حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صاحبزادہ ابراہیم فوت ہوا۔ اسی روز سورج گرہن ہوا۔ بعض مسلمانوں نے کہا۔ کہ یہ سورج گرہن حضور کے صاحبزادہ کی وفات کے ماتم کے طور پر ہے۔ گویا حضور خدا کے اتنے مقبول بندے ہیں۔ کہ حضور کے بچے کی وفات پر سورج بھی تاریک ہو گیا۔ مگر حضور نے سنتے ہی فرمایا۔ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِه یعنی سورج اور چاند کے گرہن کا کسی شخص کی موت یا زندگی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضور کے اس ارشاد سے ہمیں ایک بڑی بھاری دلیل حضور کی راستبازی کی ملتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اگر حضور معاذ اللہ جیسا کہ یورپ کے نادان پادری کہتے ہیں۔ جھوٹے مدعی نبوت تھے۔ اور حضور نے اپنی وجاہت عزت اور حکومت کے حصول کے لئے یہ جھوٹا دعوےٰ کیا تھا۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ جب خود مسلمان حضور کی ایک کرامت بنا رہے اور مان رہے تھے۔ تو حضور صاف انکار کر دیتے ہیں۔ کہ ایسا ہرگز نہیں کہ یہ گرہن میرے بیٹے کے ماتم میں ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوا۔ کہ حضور محض راستباز اور خالص صادق تھے۔ اور سچائی کے خلاف ایک ذرہ بھی حضور کی طرف سے کبھی اظہار نہیں ہوا تھا۔ ورنہ معاذ اللہ اگر حضور جھوٹے ہوتے۔ تو یہ ایک نہایت زرّین اور سنہرا موقعہ تھا۔ کہ جب مرید خود بخود ایک کرامت بنا رہے تھے۔ تو حضور ایک قدم اور آگے بڑھ کر اس کی تصدیق کرتے۔ اور اپنا مرتبہ بھی قائم کرتے۔ کہ واقعہ میں آپ کے بیٹے کے غم میں آسمان بھی ماتم کدہ بن سکتا ہے مگر نہیں۔ حضور نے فوراً تردید کی اور فرمایا۔ کہ سورج اور چاند کسی شخص کی موت یا زندگی کا نشان نہیں۔ ہاں اِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ۔ یعنی سورج اور چاند گرہن اللہ کے نشانات میں سے دو نشان ہیں۔ جب تم انہیں واقعہ ہوتے دیکھو۔ تو گھبرا کر نماز اور صدقہ وغیرہ کی طرف توجہ کرو پس اسلامی طریق یہ ہے۔ کہ سورج اور چاند گرہن کے موقعہ پر نماز پڑھی جائے۔ جس میں خدا کی بزرگ کتاب کا بہت سا حصہ پڑھا جائے۔ حتیٰ کہ تھک کر رکوع کرے۔ پھر رکوع کے بعد قرآن ہی پڑھا جائے۔ اور علاوہ نماز کے صدقہ و خیرات اور غلاموں کی آزادی میں بھی حصہ لیا جائے۔ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ سورج اور چاند گرہن کے موقعہ پر نماز اور صدقہ وغیرہ اور گھبرانے اور استغفار وغیرہ کی کیا ضرورت ہے۔ سو پہلے سورج اور چاند گرہن کی حقیقت سمجھ لینی چاہیئے۔ جو یہ ہے۔ کہ جب زمین اور سورج کے درمیان چاند آ جاتا ہے۔ تو سورج کو گرہن لگ جاتا ہے۔ اور جب سورج اور چاند کے درمیان زمین آ جاتی ہے۔ تو چاند گرہن وقوع میں آتا ہے۔ پس سورج اور چاند گرہن میں یہ امر مشترک ہے۔ کہ ان نورانی وجودوں کے سامنے باوجود ان کے نورانی ہونے کے پھر ایک روک آ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم ان کے نور سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یعنی سورج گرہن کے وقت سورج گو روشن بھی ہوتا ہے۔ مگر چاند کے سامنے آ جانے کی وجہ سے ہم سورج کی روشنی سے محروم ہو جاتے ہیں اسی طرح چاند پر سورج تو اپنا نور ڈالتا ہے۔ مگر زمین درمیان میں حائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے سورج کا نور چاند پر نہیں پڑتا۔ اور پھر چاند سے ہم تک رات کو چاندنی نہیں پہونچ سکتی۔ اس لئے ہم چاند گرہن کے وقت سورج کے بالواسطہ نور سے محروم ہو جاتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کا مطلب سورج اور چاند گرہن کے وقت گھبرا کر نماز اور استغفار اور صدقہ خیرات کا حکم دینے سے یہ ہے کہ اے مسلمانو جب تم دیکھو۔ کہ سورج گرہن ہو رہا ہے۔ تو فوراً یہ خیال کرو۔ کہ سورج میں کوئی نقص نہیں۔ وہ تو حسب سابق پوری طرح روشن ہے۔ مگر چاند کے درمیان میں آ جانے سے تم اس کے نور سے محروم ہو گئے ہو اسی طرح اس نظارہ کو دیکھ کر گھبرا جاؤ۔ اور دعائیں کرو۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ جس طرح تم سورج کے نورانی ہوتے ہوئے ایک روک کی وجہ سے اس کے نور سے محروم ہو گئے ہو اسی طرح اللہ تعالےٰ اور اس کے پاک رسول اور اس کی بزرگ کتاب کے نور سے باوجود ان کے ہمہ تن نورانی ہونے کے اپنی بُری عادتوں۔ بُری صحبتوں بری مجلسوں بُرے جذبات۔ بُرے خیالات۔ بُرے ہمسایوں بُرے رشتہ داروں بُرے پیشوں اور اپنی سستیوں غفلتوں کے باعث ان پاک نورانی وجودوں کے نور سے محروم ہو جاؤ۔ مسلمانو! قرآن تو نور ہے مگر ایسا نہ ہو۔ کہ تم اس کے نور سے اپنی غفلتوں کے سبب محروم ہو جاؤ۔ خدا کا رسول تو مجسم نور ہے۔ مگر تم اپنے نفس کی شامت سے اس کے نور سے محروم ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ تو نور السموات والارض ہے مگر تم اپنی بری صحبتوں کی وجہ سے اس کے نور سے محروم ہو جاؤ۔ اس لئے سورج گرہن کے ہوتے ہی دعا میں لگ جاؤ۔ کہ اے میرے اللہ تیرا سورج روشن ہے۔ مگر ایک روک کی وجہ سے ہم ظلمتوں میں ہیں الٰہی ایسا نہ ہو کہ جس طرح اس نور کو ہم سے ایک روک نے دور کر دیا۔ اسی طرح تیری ذات کے نور تیرے فرشتوں کے نور تیری پاک کتابوں کے نور تیرے مقدس رسولوں اور نبیوں کے نور تیرے مجددوں اولیاء غوث اور اقطاب کے نور تیرے پیارے مسیح موعود کے نور اور اس کے خلفاء کے نور سے ہم اپنے نفس کی روک اپنے برے دوستوں کی روک اپنے رسم و رواج کی روک اپنے بُرے عادات کی روک اپنے بُرے خیالات کی روک کے باعث ان نوروں سے محروم ہو جائیں۔ الٰہی تیرا رسول نور ہی نور ہے الٰہی تیری پاک کتاب قرآن مجید نور ہی نور ہے۔ الٰہی تیرا مسیح موعود نور ہی نور ہے۔ الٰہی اس کے خلفاء نور ہی نور ہیں۔ الٰہی مسیح موعود کی کتابیں نور ہی نور ہیں۔ الٰہی ان میں کوئی نقص نہیں۔ الٰہی وہ تو سورج سے زیادہ روشن ہیں۔ مگر اے ہمارے مولےٰ ہمیں بچائیو اس سے کہ جس طرح ہم اس وقت تیرے روشن سورج کے نور سے ایک روک کے باعث محروم ہیں۔ کہیں تیرے اور تیرے پیاروں کے نور سے اپنے نفس کے پہاڑ کی روک کے ذریعہ محروم نہ ہو جائیں۔ اسی طرح چاند گرہن کو دیکھ کر ایک احمدی گھبرا جائے۔ اور دل میں خیال کرے کہ او ہو سورج کتنا نورانی وجود ہے دیکھو وہ چاند پر اپنا عکس ڈالکر ہماری رات کو کیسا منور بنا دیتا ہے۔ مگر اس وقت ایک روک کی وجہ سے دنیا تاریک ہو رہی ہے۔ نہ سورج اپنی روشنی چاند پر ڈال سکتا ہے۔ اور نہ چاند اس روشنی کو ہم زمین والوں تک پہونچا سکتا ہے۔ الٰہی ایسا نہ ہو کہ تیرے روحانی سورج کی روشنی سے اپنے نفس کی روک اپنی عادات کی روک اپنی جہالت کی روک اپنے برے جذبات کی روک اور اپنے رسم و رواج کی روک کے باعث ان روحانی نوروں سے میں محروم ہو جاؤں اور میرا انجام سراسر ظلمت ہو۔ اور انہیں ظلمتوں میں ہمیشہ بھٹکتا پھروں۔ الٰہی مجھے اس ابتلاء سے بچائیو۔ پس سورج گرہن اور چاند گرہن میں اصل واقعہ سے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ ظلمتیں آتی اور رفتی ہیں۔ اور قانونِ قدرت کے ماتحت ہمیشہ سے ہوتی آئی ہیں۔ اور ہمیشہ تک ہوتی چلی جائیں گی۔ ہاں یہ نشان ضرور ہیں کہ انہیں دیکھ کر روحانی نور اور روحانی ظلمتیں یاد آجاتی ہیں۔ اور جب ہمیں اللہ رسول قرآن ملائکہ مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے نور یاد آئیں۔ تو فوراً اپنے نفس کی شامتوں اپنی بری عادتوں اپنے بُرے جذبات اور اپنے بُرے خیالات بھی یاد آجانے چاہئیں اور ہمیں فوراً خدا کے حضور عاجزی تضرع اور زاری سے کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ کہ اے اللہ ایسا نہ ہو کہ جس طرح ہم جسمانی سورج کے نور سے ایک روک کے سبب محروم ہو گئے ہیں اسی طرح ہم تیرے روحانی سورج کے نور سے اپنی غفلتوں کی روک کی وجہ سے محروم ہو جائیں۔ یہ ہے سورج اور چاند گرہن کی نماز کی حقیقت۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور باقی سب احمدی دوستوں کو اس امر سے محفوظ رکھے۔ کہ ہم خدا رسول قرآن مسیح موعود کے نور اور ملائکہ کی نیک تحریکوں کے نور سے اپنے نفس کی شامت کے باعث محروم ہو جائیں اور ان نوروں کے ہوتے ہوئے پھر ہم اندھیرے میں بھٹکتے پھریں۔ الٰہی ہمیں بچا کہ ہم تیرے پیارے مسیح کے اس شعر کے مصداق ہوں ؎

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا

خدمتِ خلق کا مقام اسلام میں

ڈاکٹر ٹیگور کے بیان پر تبصرہ

شانتی نکیتن میں ۱۵ اپریل کو بنگالی سال کے نئے دن کی تقریب پر جلسہ کیا گیا جس میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر ٹیگور نے فرمایا:۔

"ایک بار ہم پھر ایک دوسرے کو نئے سال کی مبارک دینے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آپ کے سامنے خوشی اور مسرت کے ابھی کئی سال پڑے ہیں۔ لیکن میں اپنی منزل کے قریب پہونچ چکا ہوں۔ آج اپنی عمر کے گزشتہ سالوں کی طرف دیکھتا ہوں یہ جاننے کے لئے کہ میں نے کیا حاصل کیا ہے۔ دنیا اور زندگی میرے لئے ہمیشہ حیرت کا موجب رہی ہیں۔ مجھے ان سے مسرت ہوتی رہی ہے۔ آج بھی زندگی میرے لئے مسرت رکھتی ہے۔ اور اس زندگی کی بدولت میں نے اپنے گیتوں میں خوبصورتی پیدا کی ہے۔ لیکن مجھے سب سے زیادہ خوشی اس وقت ہوتی ہے۔ جب میں آپ جیسے بھائیوں میں بیٹھتا ہوں۔ میں نے سچائی کی تلاش کی بہت کوشش کی۔ لیکن آخر مجھے معلوم ہوا کہ دراصل خدا انسان میں ہے۔ اور خدا تک پہونچنے کا طریقہ خدمتِ خلق ہے۔ مہاتما بدھ اور حضرت عیسےٰ نے کہا ہے۔ کہ خلقت کو محبت کرنا سچائی کے مذہب پر عمل کرنا ہے۔ سچائی کا مذہب محبت۔ خدمت اور قربانی چاہتا ہے۔ اگر قیامت کے روز یہ ظاہر ہوا۔ کہ میں نے خاکی خلقت سے محبت کی ہے۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ میری زندگی اچھی گزری ہے۔"

(پرتاپ ۱۹ اپریل)

ڈاکٹر ٹیگور کی عمر بھر کی تلاش و جستجو کا نچوڑ یہ ہے کہ "دراصل خدا انسان میں ہے۔ اور خدا تک پہونچنے کا طریقہ خدمتِ خلق ہے۔ تنہائی گوشہ نشینی۔ اور رہبانیت خدا تک پہونچنے کا ذریعہ نہیں بلکہ بنی نوع انسان کی حقیقی خدمت بجا لانا ہی انسان کو خدا رسیدہ بناتا ہے"۔

بلاشبہ دنیا ہزاروں خوبصورتیوں سے مزین ہے۔ پہاڑوں۔ دریاؤں اور وادیوں کے جمیل مناظر میں جانوروں اور پرندوں کی قدرتی زیبائش میں۔ درختوں اور پودوں کے پھولوں کی رعنائی میں حساس انسان کے لئے بے شمار سامان دلکشی موجود ہیں۔ دنیا کی مسرتیں بھی دلآویز ہیں۔ لیکن انسان کے حقیقی جذبات کی تشنگی اس عارضی حسن و جمال سے سیراب نہیں ہوتی۔ زوال پذیر خوبصورتی اور ڈھلتی چھاؤں کی طرح فانی مسرت دل کو سچا اطمینان نہیں بخش سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر ٹیگور ایسا فلاسفر ساری خوبصورتی کے باوجود شانتی اور اطمینان کا متلاشی رہا۔ اور اس کی روح ثلج قلب کی جویا اور آخر کار ان پر کھل گیا۔ کہ خدا کا مظہر انسان ہے اور انسان کی خدمت سے ہی کوئی خدا کا مقرب بن سکتا ہے۔

ڈاکٹر ٹیگور جس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ وہ کوئی نیا اکتشاف نہیں۔ درحقیقت یہ اس اعلیٰ اور مکمل تعلیم کا دھندلا سا عکس ہے۔ جسے آج سے چودہ صدیاں پیشتر ہمارے سید و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا تھا بلاشبہ انسان خدائی صفات کا مظہر اور اس زمین پر اللہ تعالےٰ کا خلیفہ ہے۔ ہر چیز میں الٰہی نور درخشندہ ہے۔ لیکن اس کی حقیقی پرتو کامل صرف انسان ہے [illegible]

حامل ہے جسے کائنات عالم کا کوئی فرد اٹھا نہ سکا۔ ع

آسماں بار امانت نتوانست کشید

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

اسلامی نقطۂ نگاہ سے انسان صفات باری کا جلوہ گاہ ہے۔ اور اسی رنگ میں زیادہ سے زیادہ رنگین ہونا اس کا کمال ہے صبغۃ اللّٰہ ومن احسن من اللّٰہ صبغۃ نفس انسانی میں اللہ تعالےٰ کی جلوہ آفرینی کا پہچاننا ہی معرفت الٰہی کہلاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کہ جسے اپنے نفس کی شناخت حاصل ہو گئی۔ وہی اللہ تعالےٰ کا عارف ہے۔ اسلام نے معرفت نفس کا نام ہی عرفان الٰہی قرار دیا ہے۔ اور یہ اسی لئے ہے۔ کہ اسلام کے نزدیک کائنات عالم میں انسان ہی خلیفۃ اللّٰہ ہے۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدمت خلق کو قرب خالق کے پانے کا ذریعہ بتاتے ہوئے یہانتک فرمایا کہ أَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ أَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ (مشکوٰۃ المصابیح)

خدا کو وہی انسان پیارا لگتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے عیال پر احسان کرتا ہے۔ اس حدیث میں بانیٔ اسلام علیہ التحیۃ والسلام نے مخلوق کو اللہ تعالےٰ کا عیال یا اس کے خاندان کے افراد قرار دیا ہے۔ اور ان پر احسان کرنا خدا کے قرب کا ذریعہ بتایا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بیٹوں اور اولاد سے پاک ہے۔ اور اسلام نے اللہ تعالےٰ کی اس تنزیہی شان کو نہایت شد ومد سے بیان فرمایا ہے اور خدا کے لئے بیٹے قرار دینے کی تغلیط کی ہے۔ بایں ہمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کو بطور مجاز اس کا عیال قرار دیتے ہیں۔ گویا یہ بتایا ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی اولاد کی خدمت جسطرح باپ اس شخص سے خوش ہوتا ہے۔ جو اس کے بچوں پر احسان کرتا ہے اسی طرح خداوند عالم ان لوگوں سے راضی ہوتا ہے۔ جو اس کی مخلوق پر مہربانی کرتے ہیں ع

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

ایک اور حدیث قدسی میں آتا ہے۔ کہ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ بعض لوگوں سے کہیگا۔ کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا نہیں پہنایا۔ بندے عرض کریں گے۔ خداوندا! ایسا کب ہوا۔ کہ تو بھوکا تھا ہم نے تجھے کھانا دینے سے انکار کیا۔ تو پیاسا تھا۔ ہم نے تجھے پانی پیش نہ کیا۔ تو ننگا تھا۔ اور ہم نے تجھے کپڑا نہ دیا۔ تب اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ کہ اے لوگو! جب میرا فلاں بندہ بھوکا تھا۔ اور تم نے اسے کھانا نہ دیا۔ تو گویا میں ہی بھوکا تھا۔ اور تم نے مجھے ہی کھانا نہ دیا۔ جب میرا فلاں بندہ پیاسا تھا۔ اور تم نے اسے پانی نہ پلایا۔ تو گویا میں ہی پیاسا تھا۔ اور تم نے مجھے ہی پانی نہ دیا۔ اور جب میرا فلاں بندہ ننگا تھا۔ اور تم نے اسے کپڑا پہنانے سے انکار کیا۔ تو گویا میں ہی ننگا تھا۔ اور تم نے مجھے ہی کپڑا پہنانے سے انکار کیا۔ تب وہ لوگ اپنے دلوں میں سخت شرمندہ ہوں گے۔ اور بنی نوع انسان سے حسن سلوک کرنے میں کوتاہی کے ارتکاب پر سخت نادم۔

مندرجہ بالا بیان سے واضح ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کی رو سے خدمت خلق نہ صرف سچائی کے مذہب پر عمل کرنا ہے۔ بلکہ درحقیقت خدا کے قرب کا یہی ذریعہ ہے۔ چنانچہ جوں جوں انسان خدا کا مقرب بنتا جاتا ہے۔ اس کی عام مخلوق اور انسانوں سے ہمدردی بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اور وہ ان کی خاطر اپنے آرام۔ مال اور زندگی کو قربان کرنا اپنی انتہائی سعادت یقین کرتا ہے۔

یہ درست ہے کہ مہاتما بدھ اور حضرت عیسے علیہما السلام نے بھی مخلوق سے محبت کی تعلیم دی ہے۔ بلکہ جملہ نبی اور رشی اپنے اپنے وقت میں یہی تعلیم دیتے آئے ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس بارے میں ہمہ گیر اور کامل ترین تعلیم وہی ہے۔ جو خدا کے برگزیدہ بندے حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمائی ہے۔ اور اسی پاکیزہ تعلیم کا کرشمہ تھا۔ جس نے عرب کے خونخوار درندوں کو بااخلاق اور باخدا انسان بنا دیا۔ اور ان کے دلوں میں انسانوں کی محبت و ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھر دی۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جناب ڈاکٹر ٹیگور اپنے بیان کے خاتمہ پر فرماتے ہیں کہ

"اگر قیامت کے روز یہ ظاہر ہوا۔ کہ میں نے خاکی خلقت سے محبت کی ہے۔ تو میں سمجھوں گا کہ میری زندگی اچھی گزری ہے"

میں آپ کی خدمت میں باادب عرض کرتا ہوں۔ کہ اس بات کے علم کو قیامت پر نہ اٹھا رکھیں۔ کیونکہ اگر اس کے برعکس ظاہر ہوا۔ تو پھر کیا ہوگا؟ اس امر کا اسی دنیا میں اور اسی زندگی میں اطمینان ضروری ہے کہ میں صراط مستقیم پر چل رہا ہوں۔ یا نہیں۔ مخلوق سے سچی محبت خالق سے محبت کے مترادف ہے۔ اور یہ ناممکن ہے۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ سے محبت کرے۔ اور خدا کی محبت کو جذب نہ کر سکے

Love Creates Love

اور یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ انسان خدا کا محبوب ہو۔ اور اسے اس کی محبت کا یقین نہ دلایا جائے۔ کیونکہ دراصل یہ یقین خود محبوبیت کی ایک تجلی ہے۔

مقام مسرت ہے۔ کہ اسلام نے محبت باری کے جاننے کے لئے اس کے الہام اور مکالمہ کو ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ اور خدا کے الہام کا سلسلہ اسلام میں ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ اس کے نیک بندے شرف مکالمہ ومخاطبہ حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی محبت کے جاننے کا یہ قطعی اور یقینی ذریعہ صرف اسلام میں پایا جاتا ہے۔ جو خود اس امر کی روشن دلیل ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی خدمت اور محبت کے بارے میں اسلام کی تعلیم ہی کامل اور ہر زمانہ کے لئے ہے۔ اسلام بتلاتا ہے۔ کہ انسان کو خدا شناسی کے لئے اسی دنیا میں آنکھیں دی جاتی ہیں۔ اور وہی اس زندگی میں اس کی محبت کی چادر میں ڈھانپا جاتا ہے جس شخص کو اس جگہ یہ سعادت نصیب نہ ہوئی۔ وہ اگلے جہان میں بھی محروم رہے گا۔ من کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی واضل سبیلا

جناب ڈاکٹر ٹیگور اس یقین کے لئے کہ وہ خدا کے مذہب پر چل رہے ہیں۔ قیامت کا انتظار کرتے ہیں مگر اسلام اپنے سچے پیرو کو یہ یقین اسی زندگی میں عطا کرتا ہے۔ اور یہ اسلام کے زندہ اور عالمگیر مذہب ہونے پر ناقابل تردید شہادت ہے۔ آج بھی ڈاکٹر ٹیگور اور دیگر متلاشیان روحانیت احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ذریعہ اس نعمت سے بہرہ اندوز ہو سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو سچائی کے ماننے اور اس پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار ابوالعطاءؔ جالندھری قادیان

جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ

جماعت ہذا کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۳، ۱۴ مئی بروز ہفتہ و اتوار انشاء اللہ منعقد ہوگا۔ پہلا اجلاس ہفتہ کو بعد نماز مغرب شروع ہوگا۔ دوسرا اجلاس ۱۴ مئی بروز اتوار صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے دوپہر تک۔ تیسرا اجلاس بعد دوپہر چار بجے سے ۷ بجے تک اور چوتھا اجلاس بعد نماز مغرب انشاء اللہ منعقد ہوگا۔ قرب وجوار کی جماعتوں کو اس جلسہ میں شمولیت اور اس کے کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہئیے۔ قادیان سے فاضل علماء جلسہ میں شمولیت کے لئے جاویں گے۔ نیز لاہور کے مقتدر مقررین کے سیاسی علمی اور مذہبی لیکچر بھی ہوں گے۔ طعام ورہائش کا انتظام بھی تسلی بخش ہوگا۔ مفصل پروگرام

عنقریب شائع کیا جائیگا

اہم ملکی حالات اور واقعات

لکھنؤ کا شیعہ سنی نزاع اور حکومت یو۔پی

مسٹر رضا علی نے لکھنؤ میں پانچ روزہ قیام کے بعد شیعہ سنی نزاع کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ نزاع کے سلسلہ میں یو۔پی کی حکومت نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ تصفیہ میں روکاوٹ ہے۔ شیعہ دراصل حکومت سے لڑ رہے ہیں نہ کہ سنیوں سے۔ اور ممکن ہے۔ وہ مستقبل قریب میں کسی دوسرے محاذ پر حکومت کے خلاف زیادہ شدید جنگ کریں۔ اس نزاع کا کوئی قابل اطمینان حل اس وقت تک نہیں نکل سکتا جب تک کہ کانگرسی حکومت کی موجودہ حکمت عملی میں تبدیلی نہ ہو۔ اور وہ مخلصانہ طور پر اس کے لئے کوشش نہ کرے۔

شولاپور سے واپسی سے قبل مسٹر جناح نے مسلمانان یو۔پی سے اپیل کی ہے کہ وہ اس ناخوشگوار جھگڑے کو فوراً بند کر دیں۔ اور مسلم لیگ کو موقعہ دیں۔ کہ وہ دونو فرقوں کے مابین آبرومندانہ سمجھوتہ کرا سکے۔ کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں پر شدید مظالم کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہندو مسلمانوں کے مابین گذشتہ اٹھارہ ماہ میں جھگڑے بہت بڑھ گئے ہیں اور کانگرس غلط پالیسی کی وجہ سے اب یہ زہر ریاستوں میں بھی پھیل رہا ہے۔ کانگرس کے سمجھدار طبقہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس غلط روش سے اسے روکے۔ ورنہ نتائج اور بھی زیادہ خطرناک ہونگے

شولاپور مسلم لیگ کانفرنس کے ریزولیوشن

۷ر مئی کو مسٹر سکندر حیات خان کی صدارت میں کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا۔ حیدرآباد دکن کے خلاف جو تحریک ستیہ آگرہ جاری ہے۔ اس کی مذمت کی گئی۔ اور اس میں حصہ لینے والوں کو اس کے خطرناک نتائج سے آگاہ کیا گیا۔ اور ریاست کو یقین دلایا گیا۔ کہ مسلمان اس کی یک جہتی کو قائم و برقرار رکھنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ پیرامائونٹ پاور کو متوجہ کیا گیا۔ کہ اس ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔ اور بمبئی گورنمنٹ کو متنبہ کیا گیا۔ کہ وہ اپنے صوبہ کو بیرونی شورش پسندوں کی شر انگیزی کا مرکز نہ بننے دے۔ کیونکہ خطرہ ہے۔ کہ یہ تحریک کوئی ایسی صورت اختیار کرے گی۔ جو تمام ملک کے امن و امان کے لئے تباہ کن ہو۔ یو۔پی کے مسلمانوں سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ خانہ جنگی سے باز آجائیں۔ ریاست جے پور میں مسلمانوں پر جو گولی چلائی گئی تھی۔ اس کی مذمت کی گئی۔ اور ریاست سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ مسجد کا دروازہ وسیع کردے اور جو لوگ ہلاک ہوئے۔ ان کے پسماندگان کو نیز زخمیوں کو معقول معاوضہ دیا جائے۔ صوبہ بمبئی کے بعض حصوں میں واردھا سکیم کے نفاذ کی مذمت کی گئی۔

حیدرآباد ستیہ آگرہ پر ٹائمز آف انڈیا کا تبصرہ

اخبار ٹائمز آف انڈیا نے حال ہی اس تحریک پر ایک مقالہ لکھا ہے جس میں بتایا ہے۔ کہ اس تحریک کی بنیاد محض فرضی شکایات اور مبالغہ آرائی پر ہے۔ اور اس کا سب سے بڑا نتیجہ فرقہ دارانہ کشیدگی ہوگا۔ یہ تحریک خالص فرقہ دار تحریک ہے۔ اور مسٹر ساورکر جیسے مہاسبھائی اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ یہ امر ظاہر ہے۔ کہ ایجی ٹیشن بالکل خارجی اور مصنوعی ہے۔ اور ریاست کے بہت ہی کم باشندوں نے

اس میں حصہ لیا ہے۔ رضا کار بالعموم چھوٹی عمر کے لڑکے ہوتے ہیں۔ جنہیں ورغلا کر کے آگے کر دیا جاتا ہے۔ ستیہ آگرہی قیدیوں کے ساتھ نامناسب سلوک کی شکایات کی تردید کانگرسی لیڈروں کی طرف سے ہو چکی ہیں۔ اس تحریک سے سوائے نقصان کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اس لئے تمام سمجھدار لوگوں کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس کے انسداد کی طرف متوجہ ہوں ہمسایہ صوبوں کے حکام کو بھی چاہیئے۔ کہ اس کے ختم کرنے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ ورنہ یہ تحریک نہ صرف یہ کہ حیدرآباد کے ہندو مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آراء کر دے گی۔ بلکہ برطانوی ہند میں بھی ایسا فساد پھیلا دے گی۔ کہ تمام ملک میں بدامنی پیدا ہو جائے۔

گیا میں خطرناک ہندو مسلم فساد

۷ر مئی کو گیا (بہار) میں خطرناک ہندو مسلم فساد ہوگیا۔ جس میں چھ اشخاص ہلاک اور ۸۲ مجروح ہوئے۔ اس کے متعلق حکومت کی طرف سے جو بیان شائع ہوا ہے۔ اس میں درج ہے۔ کہ ایک بالاخانہ پر ایک مسلمان اور اس کی بیوی کے مابین جھگڑا ہوگیا ہنڈیا میں گوشت پک رہا تھا۔ اس مسلمان نے غصہ میں آکر ہنڈیا اٹھا کر نیچے دے ماری بازار میں ایک ہندو لڑکی کھیل رہی تھی۔ جس پر وہ گری۔ اور اس کا جسم بھی جھلس گیا۔ ہندوؤں نے شور مچایا۔ کہ عمداً ایک ہندو لڑکی پر گائے کا گوشت پھینکا گیا ہے۔ پولیس موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور ہجوم کو منتشر کر دیا۔ لیکن تمام شہر میں افواہیں پھیل رہی تھیں جس کے نتیجہ میں مختلف علاقوں میں فساد شروع ہوگیا۔ پولیس نے بہت جلد حالات پر قابو پالیا پبلک میں سے ساٹھ اشخاص بطور سپیشل کنسٹیبل بھرتی کئے گئے۔ چار پولیس افسر بھی مجروح ہوئے۔ ایک جگہ آگ لگانے کی بھی کوشش کی گئی۔ لیکن جلد فرو کر دی گئی۔

صدر پنجاب پراونشل کانگرس کی تقریر

ڈاکٹر کچلو صدر پنجاب پراونشل کانگرس نے ۵ مئی کو وزیر آباد میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستانیوں کو اپنی سوچ اور سمجھ سے کام لینے کی عادت پیدا کرنی چاہیئے آنکھیں بند کر کے دوسروں کے پیچھے چلنا مناسب نہیں۔ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ اسلام آزادی کا پیغام لے کر دنیا میں آیا ہے۔ اس لئے آپ لوگ تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اگر آزادی چاہتے ہو۔ تو کانگرس کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ اگر آپ لوگ میرا ساتھ دیں۔ تو میں چھ ماہ کے اندر اندر یونینسٹ گورنمنٹ کا خاتمہ کر سکتا ہوں۔ کانگرس کے اندر جو انتخابات کی جو بے ضابطگیاں اور دوسری خلاف آئین کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ میں ان سب کا خاتمہ کر کے دم لونگا۔ اور پنجاب کانگرس کو فرقہ وار جذبات سے پاک کر دوں گا۔

مسٹر چھوٹو رام اور سر سندر سنگھ وغیرہ کوششیں کر رہے ہیں۔ کہ ہندو اور مسلمان اکٹھے نہ ہو سکیں۔ اور ایسے لوگ دوسروں کو بھی غلط رستے پر لگاتے ہیں۔ ہندوستانی نہ صرف خود غلام ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی غلام بنا رہے ہیں۔ میں تو جب کسی آزاد ملک کے رہنے والے سے ملتا ہوں۔ تو میرا سر ندامت سے جھک جاتا ہے۔ آزادی کے حصول کا ایک ہی گر ہے اور وہ یہ کہ آپ لوگ آزادی کی خاطر اپنی جان مال۔ عزت آبرو غرضیکہ سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ میری اپنی حالت تو یہ ہے کہ آزادی کے لئے میرے جسم میں جو خون کھول

کیا آپ نے ان اصحاب کو جو بوجہ عدم استطاعت روزنامہ "الفضل" نہیں خرید سکتے۔ مطلع فرما دیا ہے۔ کہ اب "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ کر دی گئی ہے۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

برطانیہ اور روس کے معاہدہ کی ناکامی کا خطرہ

۸ مئی کی لنڈن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ برطانیہ اور روس کے مابین جو گفتگو کہ مصالحت جاری تھی۔ اس میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ روس اپنے فوجی سمجھوتہ کے مطالبہ پر مصر ہے۔ اور برطانیہ اس کے لئے فی الحال آمادہ نہیں۔ لیکن ایسا سمجھوتہ نہ ہونے کی صورت میں روس اس گفت وشنید کو بالکل ختم کر دے گا۔ برطانیہ صرف یہ چاہتا ہے۔ کہ بالٹک اور بلقان کی ریاستوں پر جارحانہ حملہ کی صورت میں امداد کا معاہدہ کیا جائے۔ یہ بھی یقینی ہے۔ کہ اگر روس اور انگلستان کے مابین کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ تو ترکی اور انگلستان کے مابین سمجھوتہ بھی نہیں ہو سکے گا۔ اخبار آبزرور کی یہ رائے ہے۔ کہ برطانیہ خود بھی روس کے ساتھ معاہدہ کرنے میں اب متامل ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا۔ کہ ہٹلر کے دل میں یہ خیال جا گزیں ہو جائے۔ کہ برطانیہ اس کے گرد گھیرا ڈالنا چاہتا ہے۔

ترکی کی جنگی تیاریاں

معلوم ہوا ہے۔ کہ یورپ میں جنگ شروع ہو جانے کی صورت میں حکومت ترکی نے درہ دانیال کو بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس کے لئے انتظامات مکمل کر رہی ہے۔ ابنائے دانیال میں مختلف مقامات پر فوج متعین کر دی گئی ہے۔ ترکی کا وہ جنگی جہاز جس نے ۱۹۱۵ء میں ایک ہی دن بحری سرنگوں کے ذریعہ دو برطانوی اور ایک فرانسیسی جنگی جہاز تباہ کر دیا تھا۔ وہ ابنائے دانیال کے وسط میں ترکی کے قلعہ کے زیر سایہ لنگر انداز ہے۔ آبنائے میں سرنگیں بھی بچھا دی گئی ہیں اور کوشش کی جائے گی۔ کہ اس سے گزرنا دشمن کے لئے ناممکن بنا دیا جائے۔ اینڈریا نوپل اور

بلغاریہ کی سرحد پر افواج جمع کر دی گئی ہیں۔ تا اس طرف سے حملہ کی صورت میں خاطر خواہ مزاحمت کی جا سکے۔ کچھ عرصہ سے یہ افواہ مشہور ہو رہی ہے۔ کہ بلغاریہ ڈکٹیٹروں کے ساتھ شامل ہو رہا ہے۔ یونان اور ترکی کے مابین معاہدہ مودت زیادہ سے زیادہ مستحکم سمجھا جا رہا ہے۔ اور دونوں نے مدافعت کا مشترکہ پروگرام تجویز کر رکھا ہے۔ ترکی کے فوجی افسر نہایت سرگرمی کے ساتھ جنگی تیاریوں میں مصروف نظر آتے ہیں۔

کیا ڈینزگ جنگ کا باعث ہوگا؟

آج کل دنیا کی نگاہیں ڈینزگ پر لگ رہی ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جنگ کے شعلے یہیں سے بلند ہو کر تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ لیکن حکومت برطانیہ کی موجودہ روش سے یہ بات یقینی طور پر ظاہر نہیں ہوتی۔ کہ اگر ہٹلر نے ڈینزگ پر حملہ کر دیا تو وہ پولینڈ کی امداد ضرور کرے گا۔ گو برطانیہ اس کی امداد کا اعلان کر چکا ہے۔ لیکن اب اس قسم کی خبریں آ رہی ہیں۔ کہ حکومت برطانیہ کا منشاء یہ ہے۔ کہ پولینڈ ڈینزگ ہٹلر کے حوالہ کر کے جنگ کے امکانات کو ختم کر دے۔ اور کہ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے کرنل بیک وزیر خارجہ پولینڈ کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ گو برطانیہ نے اس کی حفاظت کا اعلان کر رکھا ہے۔ لیکن اس کی دلی خواہش یہی ہے۔ کہ ہٹلر کا یہ مطالبہ پورا کر کے اس نزاع کا خاتمہ کر دے۔ اور اس کے متعلق جرمنی کے ساتھ پولینڈ کی حکومت براہ راست فیصلہ کر لے۔

پولینڈ کی حفاظت کے متعلق برطانیہ نے جو اعلان کیا تھا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار ٹائمز نے جو موجودہ حکومت کا ترجمان سمجھا جاتا ہے۔ صریح الفاظ میں لکھ دیا تھا۔ کہ گو برطانیہ نے ایسا وعدہ کیا ہے۔ اور پولینڈ کی آزادی کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری لی ہے۔ لیکن وہ اس بات کا ذمہ دار ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ اس ملک کی ہر اینچ زمین کا محافظ بنے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر روزولیٹ بھی برطانوی نقطہ نگاہ سے متفق ہے۔ اور یہ بھی یہی چاہتا ہے

کہ مصالحت ومفاہمت کے ذریعہ ہی اس جھگڑے کو نمٹایا جائے۔

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سوم سنگھ ولد لوٹن سنگھ ذات راجپوت سکنہ سندھوال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام **حاجی پور** درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۸/۳۹ ۱۰ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۴/۳۹ ۱۲ (دستخط) **جناب خان بہادر خان سر بلند خانصاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سردار خان ولد غلام محمد ذات جٹ سکنہ بیگیا تحصیل پسرور حال نگت پور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم **۲۰ جون ۱۹۳۹ء** مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ یکم مئی ۱۹۳۹ء (دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی۔** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ گوپالا ولد گنگو وکطان دے جے کرن پسران گوپالا ذات چاہنگ سکنہ ڈوہر تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام **حاجی پور** درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۸/۳۹ ۱۰ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۴/۳۹ ۱۲ (دستخط) **جناب خان بہادر خان سر بلند خانصاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ مراد علی۔ خدا بخش پسران حاکم ذات جٹ سکنہ موڑ کی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ **۱۶ جون ۱۹۳۹ء** مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روم ۸ مئی - کل وزیر خارجہ حکومت جرمنی برلن کے اطالوی سفیر کے ہمراہ میلان پہنچے - تاکہ وزیر خارجہ اٹلی سے بات چیت کر سکیں - ریلوے اسٹیشن پر وزیر خارجہ اٹلی نے آپ کا استقبال کیا - معلوم ہوا ہے - کہ دونوں میں ایک پولیٹیکل و ملٹری معاہدہ ہو گیا ہے۔

پٹنہ ۸ مئی - آج شام گیا کے فسادات کے متعلق حکومت بہار کی طرف سے ایک کمیونک جاری کیا گیا - جس میں درج ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات میں ۱۶ اشخاص ہلاک اور ۲۰۸ مجروح ہوئے۔

شولاپور ۸ مئی - مسٹر جناح صدر مسلم لیگ آج شام کو بمبئی سے روانہ ہو گئے - خیال کیا جاتا ہے کہ آپ فوراً راجکوٹ روانہ ہو جائیں گے - کیونکہ وہاں کے مسلمانوں نے راجکوٹ کے معاملات میں آپ سے مداخلت کی درخواست کی ہے - روانگی سے پہلے مسٹر جناح نے نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو بیان کے دوران میں لکھنؤ کے شیعہ سنیوں کو مصالحت کرنے کی اپیل کی تاکہ لیگ اس قضیہ کا مناسب اور باعزت تصفیہ کرا سکے۔

کلکتہ ۸ مئی - کل رات کو ایک جلسہ میں سبھاش بابو کو صدارتی انتخاب کے بعد رواداری اور وقار سے کام لینے پر ایک ریزولیوشن کے ذریعہ "دیش گرو" کا خطاب دیا گیا - سبھاش بابو نے بھی جلسہ میں تقریر کی - جلسہ میں سبھاش بابو کو کانگرس کی صدارت سے مستعفی ہونے پر مبارکباد دی گئی - اور ہندوستان بھر کی پبلک سے درخواست کی گئی - کہ وہ سبھاش بابو کے پروگرام خصوصاً ہندوستان کی سیاسی بہبودی کے لئے ایک لاکھ روپیہ چندہ اکٹھا کرنے میں ان کی ہر طرح مدد کرے۔

پٹنہ ۸ مئی - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ نئی پارلیمنٹری سب کمیٹی کا اعلان جلدی ہو جائے گا - اس میں انہی ممبروں کو لیا جائے گا - جو پہلی کمیٹی میں تھے - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سردار پٹیل نے گاندھی جی سے کہا کہ انہیں اس امر کی اجازت دی جائے کہ وہ ورکنگ کمیٹی سے مستعفی ہو جائیں تاکہ یہ شکایت بالکل دور ہو جائے - کہ ان کی ورکنگ کمیٹی میں موجودگی اختلافات کا باعث بن رہی ہے - اگر آپ مستعفی ہو گئے تو اس صورت میں پارلیمنٹری سب کمیٹی میں آپ کی جگہ پنڈت جواہر لال نہرو کو لیا جائے گا - یہ بھی کہا جاتا ہے - کہ سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خان اور شری بت ہری کشن مہتاب - سیٹھ جمنا لال بجاج - اور شری بت جیرام داس دولت رام بھی ورکنگ کمیٹی سے مستعفی ہو رہے ہیں - اگر سردار پٹیل کو مستعفی ہونے کی اجازت دے دی گئی - تو اس صورت میں مولانا آزاد - پنڈت جواہر لال نہرو اور ڈاکٹر راجندر پرشاد پارلیمنٹری سب کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔

کلکتہ ۸ مئی - مشرقی بنگال سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے - کہ کشتیا سب ڈویژن میں ایک خوفناک طوفان آیا - جس کے نتیجہ میں تین اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے - علاوہ ازیں بہت سے مکانات کی چھتیں اڑ گئیں - بہت سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے اور ٹیلیگراف کی تاریں ٹوٹ گئیں - سینکڑوں اشخاص خانماں برباد ہو گئے ہیں - علاقہ میں ہر طرف تباہی و بربادی کا منظر ہے - نقصان کا اندازہ ابھی تک نہیں لگایا جا سکا۔

رنگون ۸ مئی - آج حضرت بدھؑ کے یوم پیدائش پر نوجوان بودھ سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ایڈووکیٹ جنرل نے بودھ بھکشوؤں کو سیاسیات سے علیحدہ رہنے کی تلقین کی - اور کہا کہ بھکشوؤں کو اخلاق اور روحانیت کا وعظ کرنا چاہیئے۔

پوری ۸ مئی - کینیا کی اعلیٰ زمینوں کو یورپینوں کے لئے مخصوص کرنے کے متعلق کونسل کے حال ہی کے حکم کے بارہ میں مسٹر جے - پی پانڈے پوری آئے اور انہیں تمام صورت حالات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اس فیصلہ سے ہندوستانیوں کے جذبات کس طرح مجروح ہوئے ہیں - مسٹر سی - ایف اینڈریوز نے وعدہ کیا کہ وہ کونسل کے فیصلہ سے پیدا شدہ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جلد سے جلد تجاویز لکھیں گے - مسٹر پانڈے نے مسٹر اینڈریوز کے ساتھ علاوہ اور گفتگو کے اپنی نوآبادیوں کی واپسی کے متعلق ہٹلر کے مطالبہ کے پیش نظر ٹانگانیکا کی نازک صورت حالات پر بھی طویل بحث کی - ہر ہٹلر جن نوآبادیوں کا مطالبہ کر رہا ہے ان میں ٹانگانیکا بڑی اہم ہے اور واپسی کے متعلق ہٹلر کی پہلی نظر اسی پر ہے۔

برندابن ۸ مئی - آج شام کو یہاں عورتوں کی ایک کانفرنس ہوئی - جس کی صدارت مسز کستورابائی گاندھی نے کی - آپ کو دو ایڈریس پیش کئے گئے - جن کا جواب دیتے ہوئے مسز گاندھی نے تعلیم نسواں کو وسیع کرنے پر زور دیا - کانفرنس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ بہار میں کانگرس کے اجلاس کے لیڈی والنٹیئر کور بنانے اور لیڈی والنٹیئروں کو ٹریننگ دینے کا فیصلہ ہوا۔

راجکوٹ ۸ مئی - سردار پٹیل نے اصلاحات کمیٹی کے لئے جو سات ممبر نامزد کئے تھے - ان کی کمیٹی میں نامزدگی کی اہلیت کے متعلق جوڈیشل کمشنر نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے - اس فیصلہ کے مطابق دو ممبروں کی نامزدگی ناجائز قرار دی گئی ہے۔

پشاور ۸ مئی - یورپ کی موجودہ صورت حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے افغانستان میں بھی جنگ کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں - اور باہر سے سامان جنگ منگوایا جا رہا ہے۔

کوئٹہ ۸ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ سندھ کے وزیر اعظم خان بہادر اللہ بخش ریاست قلات کے وزیر اعظم بنائے جائیں گے - اس سلسلہ میں خط و کتابت ہو رہی ہے۔

ٹوکیو ۸ مئی - باخبر سرکاری حلقوں میں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے - کہ وزیر خارجہ جاپان نے جرمن اور اطالوی سفیر کو ایک نوٹ بھیجا ہے جس میں آزادانہ فوجی اتحاد کی بجائے جارحانہ حملوں کے مقابلہ کے لئے ایک دوسرے کی امداد کے سلسلہ میں جامع معاہدہ مرتب کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے اس سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے - کہ جاپان نے واضح کر دیا ہے - کہ وہ سوویٹ روس سے صرف مشرق بعید میں اپنی حفاظت کے لئے جنگ کرے گا - اس کے علاوہ اور کسی جگہ وہ روس سے لڑنے کے لئے تیار نہیں ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر روس کی جرمنی - اٹلی یا مغرب کی کسی طاقت سے ٹکر ہوئی - تو جاپان اس میں شریک نہیں ہوگا۔

لکھنؤ ۸ مئی - معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے مسٹر اے - پی جین پارلیمنٹری سکرٹری وزیر مال یو - پی کو روس جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے - لیکن انہیں - اٹلی سپین اور جرمنی جانے کی اجازت دیدی ہے کانگرسی حلقوں میں حکومت یو - پی کے ایک ذمہ دار رکن پر ناجائز پابندیوں کے خلاف شدید احتجاج کیا جا رہا ہے۔

برلن ۸ مئی - پولیٹیکل حلقوں سے معلوم ہوا ہے - کہ ڈینزگ کے سوال پر جرمن جنگ نہیں کرے گا - بلکہ استصواب رائے عامہ کا مطالبہ کرے گا - ڈینزگ کی آبادی کی بھاری اکثریت جرمنوں کی ہے - اس لئے لازمی طور پر ڈینزگ جرمنی کے حق میں رائے دے گا - اس کے ساتھ پولینڈ کی سرحد پر جرمن فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی